مشرقی پاکستان کے صوفیائے کرام

حضرت شاہ جلال رح کے چند ساتھی

وقار راشدی ایم اے

قارئین کرام ماہنامہ الرحیم کے شمارہ مارچ ۱۹۶۶ء میں ایک مضمون بعنوان 'بنگالا کے تین بزرگ' میں حضرت شاہ جلال یمنی سلہٹیؒ المجردؒ کا حال ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں حضرت جلال کے چند ساتھیوں کا ذکر کیا جائے گا۔ حضرت شاہ جلال کے ہمراہ جو بزرگان دین تبلیغ اسلام کی خاطر سرزمین عرب سے مشرقی پاکستان آئے تھے ان کی تعداد تین سو ساٹھ (۳۶۰)[1] تھی۔ مورخوں اور محققوں نے تقریباً سب کے حالات معلوم کئے ہیں۔ لیکن اکثر اولیائے کرام کے سوانح حیات، رشد و ہدایت، کشف و کرامات اور روحانی کمالات کی تفصیلات نہیں ملتیں

---

[1] الرحیم بابت جون ۶۷ء میں راقم الحروف کا جو مضمون 'حضرت سید نصیر الدین اور ان کی اولاد' کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس کے شروع میں یہ سطر ہے:

'آپ کے ساتھ (یعنی حضرت شاہ جلال رح کے ساتھ) چھ سو بزرگان دین تھے۔'

یہ سہواً چھپ گیا ہے۔ اصل تعداد چھ سو نہیں بلکہ تین سو ساٹھ ہے۔

ناظرین تصحیح فرمالیں۔ (و، ر)

ں کوئی شک نہیں ڈاکٹر شہیداللہ ، ڈاکٹر انعام الحق ، ڈاکٹر غلام ثقلین ، مولانا محمد عبیدالحق
ر مولانا روح الامین وغیرہ جیسے قابلِ قدر اہلِ تحقیق کے تذکرے مستند ہیں لیکن بعض حالات
ے ہیں کہ ان کے تاریخی شواہد نہیں ملتے ۔ میرے نزدیک تحقیق کی روشنی میں جن مشائخ دین
حالات مستند ہیں میں نے صرف انہیں کا ذکر کیا ہے ۔

ذیل میں پہلے دو ایسے بزرگانِ دین کا تعارف پیش کیا جاتا ہے ۔ جن کا حال حضرت شاہ جلالؒ
ران کے مریدوں کے تذکروں میں شامل نہیں ہے ۔ حال ہی میں سہ ماہی رسالہ 'الاصلاح'
نگلام کے جلال نمبر میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس میں ان دو حضرات کے بارے میں
ہت کچھ معلومات فراہم کی گئی ہیں ۔ اس مقالے کے علاوہ قدیم نسخے سے بھی اس کی تصدیق
تی ہے ۔

ضلع سلہٹ کے نرشگندی اسٹیشن کے قریب توارا نامی گاؤں میں ایک اللہ والے کی
ماندار درگاہ توحید و عرفان کا مظہر ہے ۔ یہاں اس صوفی منش کا مزار مبارک ہے جو حضرت
ال کے ساتھ یمن سے تشریف لائے تھے ۔ آپ نہ صرف تبلیغ دین کے لئے حضرت جلالؒ کے
راہ دور دور گئے ۔ بلکہ سلہٹ کے راجہ گوڑ گوبند جس نے سلہٹ برہان الدین نام کے ایک
سلمان کا جینا حرام کر دیا تھا ۔ اور صرف اس وجہ سے کہ اس اللہ کے واحد نام لیوا نے اپنے
بچے کی ولادت کی خوشی میں ایک گائے بطور صدقہ ذبح کی تھی' باپ کی آنکھوں کے سامنے بچے
ذبح کر دیا تھا اور برہان الدین کا داہنا ہاتھ کاٹ دیا تھا ۔ حضرت جلالؒ گوڑ گوبند کے
ے ظلم و ستم کا خاتمہ کرنے کی غرض سے گوڑ گوبند سے برسرِ پیکار ہوئے اور اللہ کے حکم سے اللہ
الوں کی فتح ہوئی ۔ گوڑ گوبند تخت و تاج چھوڑ کر فرار ہو گیا اور سلہٹ میں اسلام کا بول بالا ہوا
ں تاریخی معرکے میں حضرت جلالؒ کی قیادت میں جو صوفیائے کرام شامل تھے ان میں اللہ کے
نیک بندے بھی شامل تھے جن کے مزار کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ، نرشگندی کی گلیوں میں آج
ں آپ کی ہدایات و کرامات کا چرچا ہے ۔ اس علاقے میں آپ نے شمعِ ہدایت کی جو لَو
کائی تھی اس سے بیشتر شمعیں روشن ہوئیں ۔

آپ حضرت جلالؒ کے حکم سے ڈھاکا اور نواح ڈھاکا بھی تشریف لے گئے ۔ اور جہاں

جہاں بھی گئے، وہاں وہاں توحید و تصوف کے چراغ جلتے گئے۔ جب آپ نے ڈھاکہ میں اپنا مشن پورا کرلیا تو اپنی قیام گاہ 'تو ارا' لوٹ آئے۔ اور آخری وقت تک درس و تدریس سے لوگوں کے ذہن کو بیدار اور قلب کو روشن کرتے رہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ سے کیا ہندو کیا مسلمان سب ہی متاثر تھے۔ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جب بنگال کی عنانِ حکومت سلطان شمس الدین کے ہاتھوں میں تھی۔ اور شہنشاہِ ہند علاؤ الدین خلجی 'دہلی' کے تخت پر رونق افروز تھا۔ آج جب کہ اللہ کے یہ خاص بندے اللہ کے پیارے ہوگئے ان کے بے شمار عقیدت مند پائے جاتے ہیں۔ ایک کمیٹی کے زیر انتظام ان کی درگاہ کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور ہر سال بڑی دھوم دھام سے عرس منایا جاتا ہے لیکن حیرت کا مقام یہ ہے کہ جس بزرگ کے دم سے بنگال کے بعض علاقوں میں کفر و الحاد کی تاریکی دور ہوئی آج ان کے مزار پر چراغ جلانے والے تو بہت ہیں لیکن ان کے نام سے کوئی واقف نہیں۔

نرشگندی سے کوئی پندرہ میل دور منوہر تھانہ کے قریب ایک قدیم مزار ہے۔ جو حضرت شاہ ایرانیؒ کے مزار کے نام سے مشہور ہے۔ مقامی لوگ اسے شاہ ایرانی کی درگاہ بھی کہتے ہیں۔ آپ کے عقیدت مندوں نے آپ کے مزار سے متصل ایک مسجد بنوائی تھی۔ اس مسجد کی تعمیر کرنے والوں میں اکثریت غریب کسانوں کی تھی۔ جب لوگ اللہ کے گھر عبادت کے لئے آتے ہیں تو حضرت شاہ ایرانی کے مزار مقدس پر فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب پہنچاتے ہیں۔ اس طرح اللہ کے نام کو زندہ کرنے والے کا نام ہر کس و ناکس زبان کی پر رہتا ہے مبارک ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی ہستیوں کو فنا کر دیا لیکن وہ کبھی فنا نہ ہوئے ان کا نام رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رہے گا۔

حضرت شاہ ایرانی کی درگاہ مبارک سے کوئی تین میل کے فاصلے پر ایک گاؤں 'چنڈی پاڑا' ہے۔ یہ گاؤں اڑالی ندی کے کنارے آباد ہے، اس گاؤں پر راجہ چنڈی حکومت کرتا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اس علاقے میں کوئی اللہ کا نام لیوا نہ تھا، ہر طرف بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ ہر سو کفر و الحاد کی ظلمت چھائی ہوئی تھی۔ راجہ چنڈی راجہ گوڑ گوبند کے زیر اثر تھا۔ جب حضرت جلالؒ نے راجہ گوڑ گوبند کا خاتمہ کر دیا تو آپ نے حضرت

برانیؒ کو چند ساتھیوں کے ساتھ راجہ چنڈی کا قلع قمع کرنے کے لئے بھیجا۔ راجہ چنڈی بھاری
ج لے کر حضرت شاہ ایرانیؒ کے مقابلے کو آیا۔ لیکن حق کی فتح ہوئی اور باطل کو شکست
منہ دیکھنا پڑا۔ راجہ چنڈی کے بہت سے سپاہی مارے گئے۔ راجہ چنڈی اور اس کے
ئی سپاہیوں کو گرفتار کرلیا گیا لیکن حضرت شاہ ایرانیؒ نے سب کو معاف کردیا۔ دشمن کے
ساتھ آپ کی خوش خلقی کا یہ اثر ہوا کہ نہ صرف راجہ چنڈی بلکہ اس کے تمام ساتھیوں نے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ے نورِ توحید اور تجلیات محمدی سے اپنے قلوب کو منور کیا۔ اور اس طرح چنڈی پاڑا اور آس
س کی ساری بستیاں 'اللہ اکبر' کی آواز سے گونج اٹھیں۔

متذکرہ بالا اولیائے کبار کے علاوہ حضرت جلالؒ کے حلقہ بگوشوں میں اور کئی طالبانِ
ق، حضرت حاجی شیخ شمس الدینؒ، حضرت سید یوسفؒ، حضرت شاہ صدرالدینؒ اور خواجہ
ہان الدین بھی قابلِ ذکر ہیں۔ ان مشائخ عالی مقام نے سلوک کے راستوں کو طے کیا اور اپنے
پنے زاویۂ فکر کے مطابق بنگال کے علاقوں میں رشد وہدایت کے چراغ روشن کئے ـــــ

حضرتِ شیخ شمس الدینؒ، حضرتِ شاہ جلال یمنی سلہٹیؒ کے مرید تھے۔ حضرت شاہ جلالؒ
ہدایت پر جن حضرات نے سلہٹ کے مغربی حصے میں اسلام کی اشاعت کی ان میں حضرت شیخ
س الدین کی خدمات نمایاں ہیں۔ لپستو ندی اور جمائی کاٹی کے جنوبی کنارے آٹھ گھر نامی گاؤں
آپ کا آستانہ ہے۔ اس علاقہ میں مسلمانوں کا رہنا تو کیا گزرنا محال تھا، ہندو جان کے دشمن
جاتے تھے۔ لیکن ان نامساعد حالات میں آپ نے ہمت سے کام لیا اور اللہ کے بھروسے سکونت
ختیار کی۔ تھوڑے ہی دنوں میں ان کے اخلاق حسنہ اور حسن سلوک سے آس پاس کے ہندو بڑے
دیدہ ہوگئے۔ اور ان کے ارد گرد جمع ہو کر قرآن کریم کی آیتیں اور اللہ کی باتیں بڑے غور سے
سنتے۔ آپ کی زبان میں ایسی تاثیر اور الفاظ میں ایسا جادو تھا کہ بیشتر ہندوؤں نے بت پرستی
چھوڑ کر توحید پرستی کو شعار بنایا۔ بعض نے آپ بیعت کی اور اشاعت حق میں معروف ہوگئے۔
ماں تک کہ ایک شخص آپ کے اسوۂ حسنہ سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہ نہ صرف خاندان
بیت مشرف بہ اسلام ہوا بلکہ اس نے اپنی ہمشیرہ کی شادی حضرت شمس الدینؒ سے کردی۔

آپ نے باقاعدہ درس وتدریس کا سلسلہ بھی شروع کیا اور دینی مدرسہ قائم کیا۔ اس طرح "آٹھ گھر" نامی گاؤں جو کبھی بت کدہ تھا، علم وعرفان کا گہوارہ بن گیا ۔

حضرت سید یوسفؒ حامل عرفان اور محرم اسرار ورموز تھے۔ چھاتک تھانہ شیلانگ چاٹر سید گاؤں میں آپ کی سکونت تھی اس علاقے میں آپ ہی کے دم سے توحید کا چراغ روشن ہوا اس مقام پر آپ کا مزار مبارک آپ کی رشد وہدایت کی نشان دہی کرتا ہے ۔

حضرت شاہ صدرالدینؒ قریشی بھی حضرت جلالؒ کے حلقۂ عقیدت میں شامل تھے حضرت جلالؒ نے آپ کو تبلیغ کے لئے بازار اور سونام گنج کے علاقوں میں بھیجا تھا۔ آپ نے اس علاقے کی ظلمت کو تجلیاتِ الٰہیہ اور انوارِ محمدیؐ سے بدل دیا۔ عوام کو قرآن شریف کے ذریعے معبودِ حقیقی کی حقیقت سے آشنا کیا اور اللہ کے راستے میں رجوع کیا ۔

حضرت خواجہ برہان الدینؒ متبعینِ شریعت وطریقت میں سے تھے۔ آپ پہلے چاٹگام میں قیام پذیر تھے پھر بعد میں سلہٹ کو اپنا مسکن بنایا۔ حضرت شاہ جلالؒ کی ہدایت پر بارہ اولیائے کرام کی ایک جماعت گاؤں گاؤں، قریہ قریہ کا دورہ کرتی اور حقیقت ومعرفت کا درس دیتی۔ حضرت خواجہ برہان الدینؒ بھی اس جماعت کے ایک رکن خاص تھے۔ حضرت جلالؒ کے مریدوں میں آپ کا مقام بلند ہے۔ آپ کی کشف وکرامات کی کہانیاں کتابوں میں ملتی ہیں اور سینہ بہ سینہ چلی آتی ہیں۔ آپ کا آستانہ ہر وقت علم وعرفان کا مرکز بنا رہتا تھا۔ دور دور سے لوگ آپ کی مجلس میں کسبِ فیض کے لئے آیا کرتے تھے۔ آپ کی درگاہ آج بھی زیارت گاہِ عالم ہے ۔